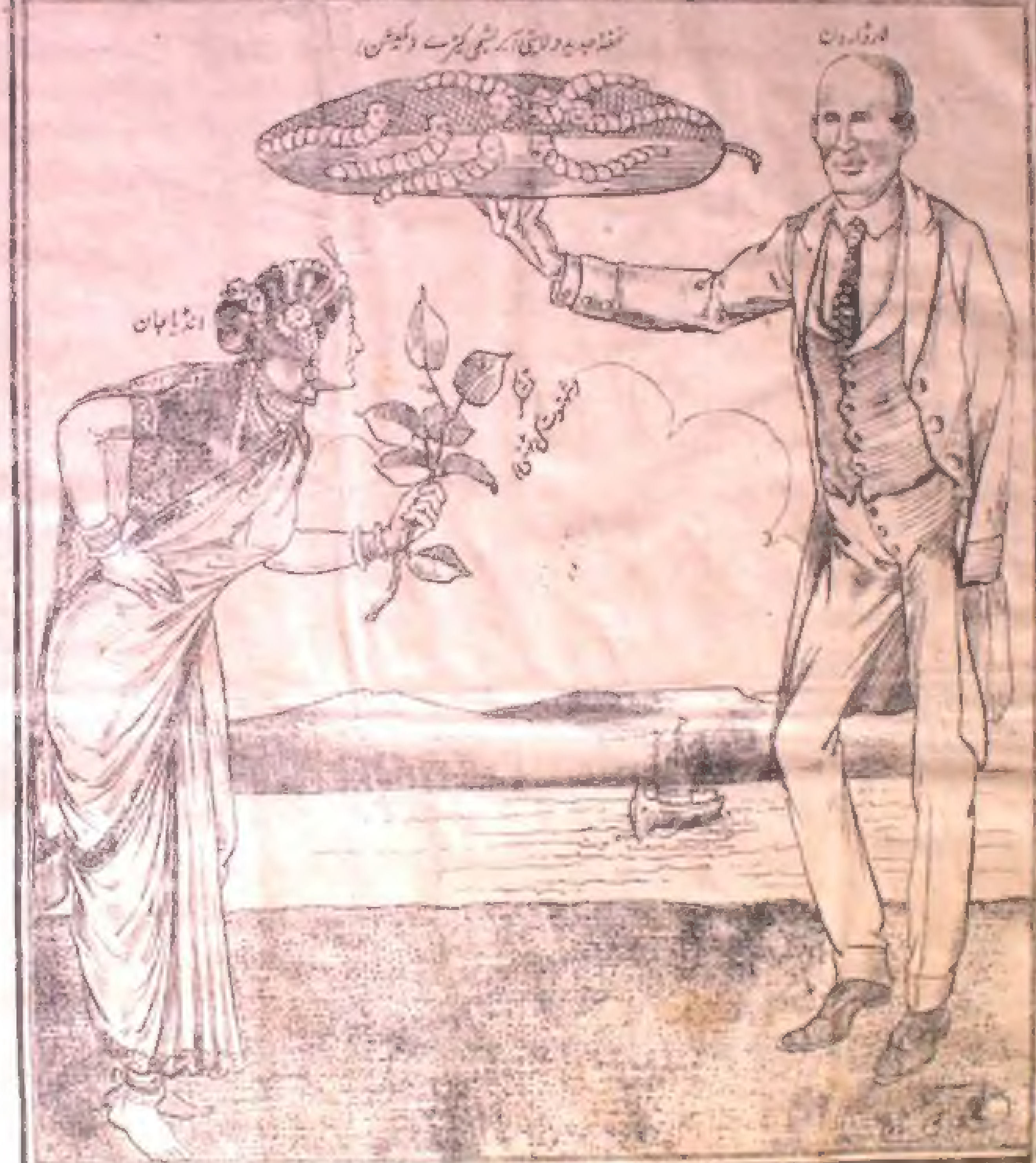
تحفۂ جدید ولایتی (ریشمی کیڑے و کیڑیاں)
لارڈ اِرون
انڈیا جان
شہتوت کی ٹہنی

ارون :- این است کہ خون کردہ دل بردہ بسے را، بسم اللہ اگر تاب نظر ہست کسے را"

انڈیا :- جی ہاں، غلاف میں رہینگے۔ دُم جوڑ کے انڈے دینگے، تتلی بن کے اُڑجائینگے، شہتوت کی ٹہنی جل مرے !

کارخانہ حافظ حسین احمد رفیع تاجر گوشہ سرکہ صحبتیا باغ لکھنؤ کی ترقی کا باعث صرف دیانت داری و [illegible] کا ہے

جلد ۱۲ نمبر ۴۸

مضامین غیر

بابت ۱۷ دسمبر ۱۹۲۰ء

جان بلب مریض کا حال

فہرست جرائم

ڈاکٹر [illegible] ۱۹۲۰ء عالم سفلات کا [illegible] دیکھ سکتا ہے بیمار ہے۔ آج رات کل دو طرح سنتے ہیں کہ صدہا ملک میں جب بیماری کے شدّت سے کوئی مریض زیادہ خستہ ہو جاتا ہے تو ڈاکٹر اور تیمار دار سب ہمدردی اور دوستانہ بیتاب ہو جاتے ہیں۔ ہائے کس نگاہ سے اس غریب کا تڑپنا پھڑکنا بھلا نا کروٹیں بدلنا ہاتھ پاؤں پٹکنا اُلٹی سانسیں بھرنا۔ مرتے وقت منہ کا کھلنا ہچکیاں لینا ہونکیں بھرنا ہچکیاں چڑھنا دیکھیں [illegible] اور آرسینک یا قطروں سے یہ ورزش ختم ہو [illegible] مریض زندگی کے خیال سے [illegible] دیکھ بھال سے چھوٹے۔

یہ مثل ان بیماروں کے ہے جن کی کبھی کبھی ہو جاتا ہے جنکی ظاہری حالت خراب اور باطنی کیفیت درست ہے۔ امکان ہے کہ شفائے ابدی کا تیر بہدف نسخہ اگر مل جائے تو وہ آنکھیں کھول دے [illegible] ۱۹۲۰ء اب ان کا چل چلاؤ ہے [illegible] سے بچنے کی توقع نہیں۔ اجل اگرچہ ایک معین کا نام ہے لیکن کوشش کرنی چاہیے۔ کیا معلوم [illegible] ۱۹۲۰ء کی موت قبل از وقت مقدر ہو۔ یک کام تو خدا [illegible] سے سرزد ہوئے نہیں [illegible] تصنیف تصحیح کے چلانے میں [illegible] دوسرے جو حضرت کو گوارا نہیں ہیں۔ نعمت صالح یا غیر صالح [illegible] تماشا قائم مقام نائب مناسب [illegible] نام چلنے کا ذریعہ موجود ہے [illegible]

حاضر زہر ہے انہیں رخصت فرمائیے تاکہ جلدی بغیر کسی تشویش کے [illegible] حقیقی سے ان کا الحاق ہو جائے۔ کیونکہ ان ۹ کارناموں کی فہرست ملاحظہ ہو۔

(۱) لارڈ [illegible] نائب وزیر ہند صاحب کو [illegible] کے ٹکٹے ٹکٹے کر دیا۔ وہ آئے کہا [illegible] سے ہاتھ دھو بیٹھے اور چلتے ہوئے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ [illegible] کمیشن میں ان کا نمک فصاحت حلال شامل نہیں ہے۔ آخر آئے تھے کس لیے؟ ہند مسلمانوں کی جوتی پیزار کا غبار [illegible] خود غرضی نہو۔ یہ تو ان سے بڑی بات ہے۔ کھا پی کے [illegible] میں بیچید۔ [illegible] ریڈنگ کا لگایا ہوا باغ دیکھ کے ان کی آنکھوں میں ضرور سرسوں پھولی ہوگی چاہے زبان سے اقرار نہ کریں۔

(۲) یہی حضرت ۱۹۲۰ء میں جنہوں نے لارڈ اروِن کو اپنے وجود میں ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہنے کی ہدایت کی۔ تمام ہندوستان کفش نشان ہوا [illegible] آپ دھارو کیا کیجئے اگرچہ گر دون گرچہ کر دون۔ اُدھر کھائیں ہے ادھر خندق ہے۔ [illegible] کوہ آتش فشاں ہے۔ نیچے دریا ہے اوپر بادل ہے

آئے بھی لوگ بیٹھے بھی اُٹھ بھی کھڑے ہوئے
میں جا ہی ڈھونڈتا تری محفل میں رہ گیا

(۳) چین میں روسیوں کی پیدا کی ہوئی [illegible] بھی آپ ہی کے زیر [illegible] ہوئی اور ابھی تک [illegible] کی سدا آرہی ہے [illegible] ہندوستان نے بھی [illegible] چھوڑ تماشے کو گئی تھی۔

(۴) انہیں حضرت کے [illegible] سے ہند میں [illegible] ہوئی [illegible] بے اثر ہے۔ [illegible] آنسو بہنے کے اور کوئی نتیجہ نہ نکلا۔

(۵) ریاستوں کی طرف سے بالکل آنکھ پھیر لی اور اپنی تمام توجہ [illegible] صرف کر دی [illegible] بھر [illegible] کے بھرنے یا [illegible] نحوست [illegible]

ہے۔ چنانچہ [illegible] نہیں ہو سکتا۔

(۶) کاکوری کا [illegible] انہیں کے زیر سایہ چڑھا۔

(۷) میاں عبد الرشید نے [illegible] شہید کا لقب انہیں کی عنایت سے حاصل فرمایا۔

(۸) [illegible] رنگیلا رسول وغیرہ کی سیر اور [illegible] کتنی بے سر پا کتابیں حضرت ہی کے اوقات میں شامل ہوئیں۔

(۹) [illegible] میں ہادی علی بیگ کی [illegible] سفارش سے لالہ لاجپت رائے [illegible] پنڈت کی داڑھی اور [illegible] میں چھپے ہوئے خونخوار [illegible] بال بال بچے۔ نہیں تو اس کمیٹی نے [illegible] تھا۔

(۱۰) وارسا میں روسی سفیر پر وار ہوا۔ انگلستان میں روسی سفارت خانے کی تلاشی لی گئی۔ [illegible] کہاں پھوٹی ہیں۔ اس سال رواں کے واقعات خبثیات میں دیکھیے۔

(۱۱) [illegible] رحیم گورنمنٹ نے سات ہزار حاجیوں کو پیاس کے گھاٹ اتارا یعنی وہاں مارا جہاں پانی نہ تھا۔

(۱۲) [illegible] کی کہانی میں جس [illegible] کا ذکر ہے [illegible] قانون کی صورت میں انہیں ذات شریف نے تیار کرایا۔ ابھی تو نہیں مگر وقت آتا ہے [illegible] آنکھیں [illegible] کتنے [illegible] تماشہ [illegible] مہلت مانگ سکیں۔

(۱۳) [illegible] ایک [illegible] مثل ہے۔ [illegible] ریاست [illegible] پٹیالہ [illegible] کی سیاست [illegible] انگریزی [illegible] اسی نحوست [illegible] کا ذمہ تھا۔

(۱۴) [illegible]

گوٹے وزر دوزی کے خوشنما ہار کارخانہ حافظ محمد رفیع [illegible] گوشہ [illegible] باغ لکھنؤ سے طلب فرمائیے

داشتہ سمجھنے کے لائق پرنیان اور حریر پر آب زر سے چھپے گا۔ لائبریری جارج اسکے دفتری ہوگئے اور با اثر لوگ اسکے پرسیں۔ مگر سنہ ۱۹۲۳ء کی شومی دیکھئے کہ شہوار و نادار کہاں سے آئے کہیں سے نہیں۔

رقم بے نشانی بے نشانی شد نشان بیدل
کہ گم گشتن ز گم گشتن برون آورد عنقا را

(۱۸) مدراس میں میاں سنہ ۱۹۲۳ء نے بیٹھے بٹھائے بیچارے طالب علموں کو انگلی دکھائی وہ تیل کی صورت پر جھپٹ پڑے۔ حکومت مدراس بھی آپ جانیے کوئی تجربہ کار تو ہے نہیں وہ بھی اس بوڑھے کھلونے پر لڑکوں سے لڑنے لگی۔ ابھی تک سلسلہ جاری ہے

زلفیں یوں بکھری ہوئی چہرہ پہ کیسی ہیں دل
جس طرح ایک کھلونے پہ جھپٹیں دو بالک

کھیلے ایسے ایسے تیل ہزاروں آئے اور چل دیے۔ پھر آئیں گے اور چلے جائیں گے اتنی سی بات پر رونا جھگڑنا کیا؟ مگر نحوست اور بد بینی بھی کوئی چیز ہے۔

(۱۹) انھیں ذات شریف نے بیگم بھوپال کو جو اسلام متن تن وہی کے ساتھ شریک ہو جانے اور کر [illegible] مذہب کی ذاتی جائداد اور صرف کر دینے کی تہمت لگائی اور مختصر سے قبر مذہبیت کا الزام لگا کر صاحبزادی کے عہد میں بہت خراب حلال ہوگئی۔ یعنی جتنے حرام اسی وجہ سے دکانیں بند کر دی گئیں۔ اب معلوم ہوا کہ حرام کا انتخاب ہو رہی ہے [illegible] دکان کا ٹھاٹھ کھول دو۔

(۲۰) اسی سال میں [illegible] باقی [illegible] [illegible] پھر تو [illegible] [illegible] [illegible] مضمون [illegible] کی [illegible] لکھا ہیں۔

(۲۱) [illegible]

گرا دینے کا ارادہ کرتے ہیں۔

(۱۹) بدنصیبی دیکھیے کہ اہل ہند انگلستان کی لیبر پارٹی پر جھوٹ موٹ کا بھروسا کیے بیٹھے تھے کہ یہ ضرور ہماری دوست ہے۔ جھوٹ موٹ کی بھلائی بھی میاں سنہ ۱۹۲۳ء کو ہندوستانیوں کے حق میں پسند نہ آئی ہندوستانی بیچارے لیبر پارٹی کو دیکھ دیکھ کے کہتے تھے:۔

یہ صاحب بہت غریب ہے آن بہت مسکین ہے۔ صاحب نے دیکھا کہ آرزو کے لٹے ہوئے جو دل کی سمجھ بھر رہا ہے تو نہیں پر خوشی نکلتی چاہیے۔ سنا ہوگا انگلستان کی سرزمین پر ہم ہی اپنا بیڑا اڑاتے میں تو یہ امید ہیں ہماری راہ میں بھی اسی طرح کانٹے بچھائیں گی۔ اور دانے گی اس سے پارلیمنٹ کا تختہ الٹے گا۔ جھٹ پٹ کہاں سے پائیں گے۔ جھٹ بول اٹھے:۔

یہ صاحب غریب نہیں ہے بد ذات ہے۔ ترا نہ پائی ہے وحشی اور وحشت

اطلاع تاریخ بغرض تصفیہ مراتب اشتہار نیلام

عدالت دیوانی اجلاس جناب منشی سید خورشید حسین صاحب
سب جج [illegible]

مقدمہ نمبر [illegible] سنہ ۱۹۲۲ء
مقدمہ نمبر [illegible] سنہ ۱۹۲۳ء
[illegible]
بنام
[illegible]

[illegible]

جس طرف جاتا ہوں تقدیر یہی کہتی ہے
آرزو کیوں لیے آتا ہے ادھر کچھ بھی نہیں

(۲۰) نحوست۔ شومی قدم۔ بد شگونی اور نامبارکی بس بڑھ کے کیا ہوگی کہ اب کے جناب محترم ایڈیٹر صاحب اودھ پنچ کو سال میں دو نمبر ناغہ کرنا پڑا۔ اور نیاز مندان خاص دو ہفتے تک پنچ کی اخلاقی ظرافت سے محروم رہے۔

الغرض ہماری صلاح ہے کہ اہل ہند عرب جاہلیت کی قدیم رسم [illegible] کو اس منحوس سال کی رخصتی میں اختیار فرمائیں تاکہ یہ کمبخت پھر واپس نہ آئے۔ مشہور ہے کہ زمانہ جاہلیت میں جو مہمان بار خاطر ہوتا تھا چلتے وقت اسکے پیچھے ہنڈیا توڑ دیتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ یہ عمل بے اثر ہوا یعنی مہمان پلٹ آیا تو شاعر افسوس کرتا ہے

کسرنا القدر بعد ابی صباح
فعاد و قدرنا ذهبت ضياعا

(ابی صباح مہمان) کے پیچھے ہم نے ہنڈیا توڑی مگر وہ کمبخت پھر پلٹ آیا اور مفت میں ہنڈیا ضائع ہوئی۔ فقط

روزنامچہ سنہ ۱۹۲۳ء یاد باد

شیخ۔ حضرت آپ نے واقعات لکھوانے میں کوتاہی کی [illegible] تو صرف [illegible] اہم خبریں لکھ دیتے۔

آپ ہی بتایئے (۱) جناب حکیم اجمل خان کی [illegible] کی ذات [illegible] کس نے دیا؟

(۲) [illegible] میں مائنر کمیٹیوں کے بعض ممبر [illegible] کس نے [illegible]

(۳) لکھنؤ کی میونسپلٹی میں خواہ مخواہ کا جھگڑا کس نے [illegible] اور [illegible] کا تمام مکانداروں کی دم [illegible] کس نے باندھا؟

(۴) [illegible] طلائی چھپے ہوئے قصیدے [illegible] کی [illegible] ممبر [illegible] شاہ [illegible] افغانستان کی خدمت میں [illegible] انگلستان [illegible] تھے

انھیں۔ پھر مانگو۔ برکت ہے۔" کا مضمون جواب کس نے سنوایا؟

(۲۵) ایک دفعہ نہیں دو مرتبہ بلکہ چار یا پانچ مرتبہ آتش بازی میں روپیہ تباہ کروانے کے بعد تحتی گری فضول خرچ ذات کو جس نے سیست زدہ خلقت کی حالت پر توجہ کرنے کے عوض ہندو غیر ہندو سے ریچھ پالنے کا ایک کارخانہ لکھنؤ میں کھولا پھر بیان کون دیا۔

(۲۶) ہمارے دوست مختار علیخان سکریٹری شیعہ کالج کو مشہور کاہی کی ذات کس نے کھلوائی۔

(۲۷) اور حضرت سب سے آخر یہ فہرست کیا کم ہے کہ ملک میں اچھے مضمون کا توڑ ہے جدھر دیکھیے فضول کھوکھلی باتوں کی بھرمار ہے پر مضمونات منتخب سال بھر میں کوئی کام کی آ نہیں۔ غرض بیان میں بہت دھیمی آسمانی نیست

حکایتیست کہ او را بجز پایان نیست

ستاٹو

مولانا [illegible]۔ آپ اسے ہیچ مچیے ان کسی نئی دو تہی ترکاسی کا نام نہ لیجیے۔ طریقہ [illegible] اسلام میں وقتی ضرورتوں سے جاری ہو کر منسوخ ہوا سنی کہتے ہیں کہ آیہ متعہ منسوخ ہو گئی شیعہ کہتے ہیں کہ منسوخ نہیں ہوئی ہمیں اس سے بحث نہیں ہم تو واقعہ نگار ہیں نہ اعتراض کی توضیح کرتے۔ ایک شیعہ فیشن ایبل [illegible] تھا [illegible] کا گر انگلستان میں ہوا [illegible] ان مصرعوں کے وہم کو جواب ہے اسلام کے تمام احکام کی پابندی کریں یاد کریں مگر علم تبلیغ۔ [illegible] خاطرات کبھی [illegible] نہیں ہوتا ہے حضرت نے ایک [illegible] کو مسلمان بنا ڈالا۔ [illegible] حلقہ بگوشی اسلام [illegible] مسلمانی [illegible] بیگم صاحب بن جائیں [illegible] تھے مولوی [illegible] جو نکاح [illegible] والشہرہ ہو سکتا اور خبری گواہ [illegible] ہو جاتے۔ مسلمانی کی تکمیل [illegible] متعہ کی شہرت۔ مولوی صاحب نے فرمایا [illegible]۔

۔۔[illegible] بیگم صاحب بولیں۔ ستاٹو کا۔

[illegible] نہیں [illegible] ستاٹو [illegible] سترہ بول [illegible] ستاٹو [illegible] کی اہلیت ناموں میں اگلی کیسی مرنب علقی عربی کے خلیفہ مخرج نے گھوڑے نار میں پھینک ڈالا ہے کتے [illegible] دشت "۔ وہ فرماتے ہیں ستاٹو [illegible] میں صیغہ متعہ جاری ہوا اور جنگل اسی طرح آسان ہو گئی جس طرح اردو سے ناواقف انگریزوں نے ہندوستانیوں کو انگریزی پڑھا کے ایک طرف تعلیم کا پھندا ہندوستانیوں کی گردن پر رکھا۔ دوسری طرف اپنے ہم قوموں پر سے غیر زبان سیکھنے کی زحمت دور کی اور حکمرانی کی سختی نرم کر لی۔ شریعت بھی سہل اور حکومت بھی [illegible] کا [illegible]۔ صفوی ذخیرہ پر بوسہ اور کرسی حکومت پر اجنبی حاکم دونوں خوش قسمت دونوں مزے دار۔ دونوں پر لطف۔ [illegible]۔۔ جھنگ کی نہ پھٹکری رنگ آ گیا!

چوکھا اللہ ہمارا نصیبا بھی ایسا ہی بنا دے۔ ہمارے [illegible] بھی پر نہیں پانی ہو جاتے ہیں۔ [illegible] اور [illegible] میں کوئی فرق نہ رہے۔

۔۔ستاٹو کی حکایت ایسا ہر تو ہے دل لگی مگر اس میں ایک رمز لطیف بھی مخفی ہے۔ بے جان لفظ ہو یا جاندار انسان وطن ترک کرنے کے لیے اپنے مسکن جدید کے لوازم و خاصیات سے کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا ہے۔ اسلام کی تعلیم کا بھی یہی حال ہے عقائد و اعمال کے اعتبار سے حبشیوں کا اسلام اور ہے ہندوستانیوں کا اور۔ اسپین میں نہ مسلمان ہیں نہ اسلام اس کا ذکر بیکار ہے یلاد یورپ میں ترکوں کے مقبوضات ہیں ان میں روش اسلامی کا تغیر آجکل سب کی نظروں کے سامنے ہے۔ نماز ترکی دعا ترکی۔ قرآن ترکی۔ لباس یورپی طرز معاشرت یورپی۔ طرز تعلیم یورپی۔ کیوں؟ اس وجہ سے کہ "منفعت" کی قرأت خود ہی میں کا [illegible] فقط [illegible] کا اور [illegible] ہے۔۔ستاٹو نہ سہی "منفعت" آمنت باللہ سہی صحیح کلمہ کا کہنے میں دل کا خون زیادہ صرف ہوتا ہے۔ کاٹ کر چھ اور بیخ کر "ح" کیجئے کیوں۔

ایرانی آغا اور ہمارے علما کی طبیعت کی ایک تفاوت اجتماع ضدین ہے۔ فرماتے ہیں ہے

از دولت سیاہ تو دل و دم بھری ہے

در خانۂ آملیت گیا جوم پچ جیتی ہے

بعض عادات کے ترک و اختیار پر قواعد و قیود۔ دو بعض امور پر جو اس کے معمولات میں داخل نہوں تعجب ہوتا ہے آغا کی ناقصا گوشت روٹی۔ یہاں ہی اور پھر کی دال اس نے اپنی یادداشت کی کتاب میں لکھا ہے ہندیان [illegible] می خورند۔ می گویند دال روٹی ہے دو الگ کا مکرا آگے پیچھے بند حاد کیا۔ یاد کر لیا۔

۔۔۔۔۔ [illegible] می کنند می گویند لنگوٹی ہے ستر آبی کو لنگی باندھے دیکھا دل میں رٹ لیا "۔ رنجیے بردان می آید می خوانند روٹی۔ علے ہذا القیاس گوشت را تکہ می کنند می گویند بوٹی۔ مرے چند برسری گرد آرند می گویند چوٹی [illegible] لوگ جانتے ہیں کہ بعض مہذب مسلمان اسلام کو یورپ میں پیش کر رہے ہیں صاحب لوگ ہیں آزاد ہیں چائے جو رو کا منہ سر راہ چوم لیا۔ برے مرد سے بیاہی عورت کا تعلق رکھنا کوئی عیب نہیں۔ گریبان ضروری مرغی اور آپ مسلمانوں کے بغیر ذبح کی تلوار کے دو ہی وار سے باندھ کر بے کی بات بھی دو حرام تو جو مقدمہ نماز کی پابندی کس سے ہوا اور طہارت نجاست کا لحاظ کون کرے۔ ایسی عقائد سے بحث نہیں اعمال اسلامی اگروں کی نگاہ میں "ستاٹو" ہیں تو کیا تعجب۔ اسلامی اعمال اپنی موجودہ صورت میں ایک مہذب قوم کے لیے یقیناً ہنسنے کی بات ہیں۔ دلائل کے زور سے عقائد کا گرویدہ ہو جانا پڑھے لکھے خالص آدمیوں سے کچھ بعید نہیں مگر رسم عمل۔ ستاٹو بڑی بات ہے۔ چند مہینے ادھر جناب الحاج [illegible] مہذب مسلمانان ہند نے بقول بعض جاہل غیر اسلامی آئی۔ ستاٹو کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا تھا۔ یہاں کے راسخ العقیدہ مسلمان ان خیالات سے بھڑک اٹھے تھے ان خیالات کی وجہ سے [illegible] یا باندھا کا گوشت کھانے والے گروہ میں اسلام کی اشاعت [illegible] ہو جائے گی

[illegible] مضمون کی باقی ہے [illegible] ستاٹو۔ [illegible] بھی [illegible]

بیوقت رکوع و سجود پر اہل تہذیب ہنسینگے مٹا دو لندن ایک سیلا گیلا ٹھنڈا مقام ہے وضو اور نماز کے جھنجھٹ مین پھنسنے کی اجازت وہان کا [illegible] صحت بھی نہین دیتا اور کوٹ پتلون کی شکنجہ نما ساخت بھی کمر پکڑتی ہے لہذا یہ بھی ”مٹا دو“

لیکن ہماری دانست مین مسلمانون کو اس مشاورت پر عمل کرنے کا محل نہین انھین - آسنو [illegible] کی تکمیل ہوئی تو یہ خود بخود نظر آجائے گی اور یہ پرانی آنا کی طرح غلط [illegible] می خورند مگو نید دال روٹی [illegible] می کنند مگو نید لنگوٹی“ رٹین تھے اور [illegible] رٹین گے - کتاب الاذکیا مین ایک اسلامی حاکم کا حال مذکور ہے کہ اس سے اور ایک نصرانی سے یارانہ تھا - پینگ بڑھے ہوے تھے حاکم صاحب نے صاحب سے ایک دن کہا کہ یار تم مسلمان ہو جاؤ۔

نصرانی: ابھی کن - رہنے بھی دو بھائی - آخرت خراب نہ کیجیے گا؟

حاکم: بس اتنی سی بات کے لیے تم اسلام سے انکار کرتے ہو - اجی اسلام چند عقائد کا نام ہے تم انھین دل سے قبول کرو اور فرض سے [illegible] نہ جاؤ؟

بات آسان تھی صاحب بہادر مسلمان ہوگئے کچھ دنون کے بعد حاکم صاحب نے آنکھین دکھائین

حاکم: کیون جی تم شراب نہین چھوڑتے - [illegible]

نصرانی: دیکھیے جناب میرے آپکے پہلے ہی طے ہو چکا تھا - زیادہ پریشان کیجیے گا تو بندہ اسلام کو بھی تین سلام کرے گا؟

حاکم: [illegible] مرتد ہونے کا ارادہ ہے تو یاد رکھو [illegible]

نصرانی: یہ بات غضب مین جان ہے - شراب نہ چھوڑو تو [illegible] اسلام سے منحرف ہو تو شمشیر کو گردن [illegible]

[illegible]

روحانیت مین ہوئے اشتیاقیون کی شاگردی کا اقرار کرتے ہین - اسلامی مردم شماری کا حلقہ وسیع ہوتا ہے -

بہر حال لارڈ صاحب کی خدمت مین خیر مقدم کا مثلث حاضر ہے - گر قبول افتد زہے عز و شرف - [illegible] کی یہ آخری آیت تبلیغ کانفرنس کے واسطے بہت مبارک ہوئی - خدا کرے عام اسلام اور قادیانی مشن واٹ صاحب کے بارے مین متفق رہے - والسلام

نیازمند

[illegible] اسلام [illegible] سفر

تیج - جناب [illegible] صاحب [illegible] آپ فضول شور کرتے ہین - بیوقت نماز اور سجدہ [illegible] ہین [illegible] مسلمانون کے [illegible] ہے -

[illegible] سے ایک حکایت منقول ہے وہ کہتے ہین کہ مین سفر مین تھا - سردی زورون پر تھی [illegible] میان [illegible] سے [illegible] حضرت کے دوش مبارک پر [illegible] گذر [illegible] تھے

[illegible]

الله میان نے اگر مجھے ایک جبہ اور ایک [illegible] کردی تو [illegible] نماز مین [illegible] جب [illegible] قبر مین جگہ دون

اور اگر انھون نے [illegible] مجھ پر [illegible] تو [illegible] اور [illegible] مقابلہ نہین کرسکتا -

کیون جناب [illegible] ہونے کی [illegible] مین تیری نماز [illegible] کی [illegible] ہو چکی

تیری [illegible] نماز پڑھنا [illegible] کی [illegible]

[illegible]

اگر گھر آیا تو کہان کی نماز کیسی نماز عصر؟ آپ کہتے ہین کہ مین نے اپنی کمبل بچھا کر [illegible] اور پوچھا کہ اب تو نماز پڑھنے مین کوئی عذر باقی نہین ہے بڑے میان خوش ہوے اور فرمانے لگے خدا کی قسم اب ضرور پڑھون گا - یہ کہا اور جھٹ سے تیمم کیا مین نے اعتراض کیا کہ پانی موجود ہے تو آپ تیمم کیون کرتے ہو - [illegible] مین تم سے زیادہ فقہ جانتا ہون، اسکے بعد حضرت بیٹھے بیٹھے قبلہ کی طرف پھر گئے مین نے ٹوکا [illegible] ہون اپنے خدا سے عذر کرون گا تم [illegible] ہو - پھر انھون نے نیت باندھ کے واللہ اکبر کہی اور سورہ پڑھنے کے عوض یون شاعری کرنے لگے

[illegible]

[illegible] بیٹھے بیٹھے [illegible] نہین ہوتا [illegible] باقی [illegible]

[illegible]

[illegible] انفصال مقدمہ

[illegible]

[illegible]

مسلم

[illegible]

[illegible]

ہیں کیونکر برداشت کر سکتا ہوں۔ پروردگار میری پنڈلیاں بھی میرے گھٹنے کا بوجھ اٹھانے کے قابل نہیں تھیں۔ اب تو میں بیٹھے بیٹھے نماز پڑھ لیتا ہوں ہاں اگر طاقت رہی تو پھر قضا ادا کروں گا۔

میرے اور تیرے درمیان یہ عہد ہے کہ اگر طاقت میسر ہونے پر بھی قضا نمازیں نہ پڑھوں تو پروردگار تو میرے سر پر جوتیاں لگانا اور میری داڑھی کھسوٹنا۔

اصمعی بیان کرتے ہیں کہ مارے غصہ کے میرے [illegible] جا پڑے کہ کل بھی چھپایا اور نماز بھی نہ پڑھی میں نے داڑھی پکڑ کے ایک تھپڑ رسید کی تو بڑے میاں لگے کہنے دیکھ میں نے اپنی مان لی۔

اب فرمایئے۔ وہ ڈھیٹ تھے کہ ایک تو مسلم ہیں۔ انکا ملک سرد اور خشک ہے۔ اگر وہ اپنے اہل ملک کے لیے اسلام سے اتنی رعایت کے طلبگار ہیں تو ایسے شتیتی مسلمان کی بہ نسبت پھر بھی عذر کے سزاوار ہیں۔ ان بیچاروں نے اس عربی بزرگ کی طرح سرے سے ترک نماز و روزہ تو نہیں کی۔ تو وہ کیا اہل یورپ سے نہیں جھٹلاتے وہ کہ تمہارے روزے نہیں ہے کوئی کیا پوچھ کے کرنے؟

یارو آج کل کی دنیا اتنی ترقی پسند ہی ہے۔ دیکھو میاں غالب علیہ الرحمۃ کے اشعار ان کے زمانے میں مسخرے دیتے جتنے آج ہیں۔

پنچ دل خدا۔ خدا دل پنچ

جھوٹ کے بعد سچ

کسی جھوٹے سے پوچھا گیا کہ تمہیں جھوٹ سے کیا فائدہ ہوا۔ کہا یہی کہ اب سچ بھی کہتے ہیں تو کوئی باور نہیں کرتا؟

ورد کرو ہندو مسلم اتحاد ہم عمر بیا کرتے تھے۔ اے مولوی تم تو جھوٹے ہو۔ ہم جواب دیتے تھے ان صاحب تم ہی بتاؤ کس بات کا جھگڑا کیا ہے

درحقیقت ہندوستانیوں کو جھگڑنا کہتے ہیں بڑی بڑی مصلحتیں مخفی تھیں۔ سمجھا کہتے تو سنگین معاملے جیسے کے آبگینہ کیونکر رکھیں۔ اور دو بار دنیا کی گرمی کس طرح پیدا ہوتی ہے ؏

وہ ہو لے ہیں بنا کے گئے پر نکال کے پھر سنئو\
کہ اس نے میری بات نہ سننے کی قسم کھائی

ہم تھے لکھنؤ۔ صاحب نے فرمایا: ہر کالا آدمی تو جھوٹا ہے: ہم نے سر جھکا کے عرض کیا: ہمیں کیا شکایت ہے

منفعل گشتہ ز جرم و گنہ آمدہ ایم\
سر کجب پیش تو اے قبلہ دل آمدہ ایم

حالانکہ صاحب خود اتنے بڑے جھوٹے ہیں کہ انکے سامنے ہزاروں سچے رو دیں۔ زمانہ بھر کے جھوٹے انہیں اپنا قبلہ گاہ مانتے ہیں۔ کذب کی تہمت ہندوستانیوں پر بار بار لگائی گئی تو کلیجا پک گیا اور انھوں نے بھی دبی زبان سے منہ پر کہنا شروع کیا: تم جھوٹے۔ بلکہ بیٹھے بیٹھے یہاں تک کہہ گزرے کہ تم کیا۔ تمہارے والد بھی ایسے ہی تھے۔ دعوے کے ثبوت میں توکل کانگریس نے لاکھوں واقعے نقل کیے۔ غریب ہندوستانی ہر واقعہ کی ترجیع میں پوچھنے لگے: کہو ہم جھوٹے ہیں یا تم؟ آخر تکذیب کی عادت چھوٹ گئی۔ جھنجلاتے جھنجلاتے خود ہی چپ ہو گئے۔ ہم اسمبلی [illegible] کی سی کتنا بہت تھے ہیں۔ مگر بیانوں میں تحریف۔ اب جو کوئی گورے چمڑے والا ہندوستانیوں کو جھوٹا کہتا ہے تو انہیں میں کا ایک آدھ منہ توڑ جواب دے دیتا ہے۔

یہ کیا کہتے ہو۔ ہندوستانی تو زبر ہمن کے بچے۔ نہایت دیانتدار۔ ہمارے وفادار دوست۔ بہت کرے اسامی۔ ہمارے خیر خواہ ہیں۔ ہمیں اقرار ہے کہ ہم نے ان کا خون چوسا۔ ان کے ساتھ برائی کی؟ مگر اس سے کیا ہوتا ہے؟ زبان کھل گئی تو کب رکتی ہے۔ ایسی حالت میں مسٹر لینسبری کا یہ فرمانا کہ شاہی کمیشن میں لیبر پارٹی کے وکلا بھی شامل ہیں اگرچہ ہم بہت تفصیل نہیں کرتے اور ان کو مواد اہل ہند کے واسطے قابل اطمینان ہے۔ [illegible] غداری اور [illegible] ایجنسی ہندوستانیوں سے برادرانہ سلوک کر چکے جھک کے ہیں تھے۔ مگر رہتے ہونے کا ضرور کر لیتے۔ دوستو کو نہیں بیٹھے پر [illegible] مسٹر لینسبری بیگانہ اللہ کی یہ امتنا تیوں کے بعد بالکل بے اثر معلوم ہوتا ہے۔ آخر [illegible] صاحب بھی لیبر پارٹی کے بزرگوں میں ہیں جب آپ وزیر اعظم ہوئے تو آپکے عہد مبارک میں بنگال کے سیاسی اخراج کے بلا شبہ نازل ہوئیں یا نہیں؟ پھر خدا نے اس اتفاق کی بدولت خود کا نہ رہا تب بھی اہل ہند نے آپ کے افعال و اقوال میں زمین آسمان کا فرق پایا۔

منہ میں شیخ فرید اور بغل میں اینٹیں

میں زبان سے تم کو سچا کہو لاکھ بار کر دوں\
اسے کیا کروں کہ جیا نہیں اعتبار ہوتا

جھک کے ملنے اور سفید رنگ پر مغرور ہونے سے پیٹ نہیں بھرتا۔ لینسبری صاحب اگر سائمن کمیشن کے ارکان سے دستخط لے کے ایک حلف نامہ شائع کر دیں کہ ہم جھگڑے کے لیے ہندوستان میں نہیں آتے۔ سچ ہمارا شعار ہوگا تو شاید بات بنے۔ ورنہ انڈین نیشنل کانگریس کا اپنا ارادہ ظاہر کر چکی۔ لینسبری صاحب خود ہی خیال فرمائیں کہ ایک طبیب کی حذاقت فن سے مریض فائدہ اٹھا سکتا ہے یا اسکے گورے چٹے ہونے اور شیریں گفتار خوش تقریر ہونے اور مسخرہ ہونے سے۔

لینسبری صاحب فرماتے ہیں کہ سرمایہ داری دنیا کی جانی دشمن ہے ایک زمانہ آنے والا ہے کہ سرمایہ داری نابود ہو جائے گی۔ اسوقت ہمیں ہی ہمیں ہے۔ واللہ خواب اچھا ہے۔ خیر ان شاء اللہ۔ ایک شخص نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا تھا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ حلوے کی ندی ہے۔ کھیلے کے پہاڑ ہیں۔ دودھ کا دریا ہے۔ شربت کی نہریں ہیں۔ بالائی کا زمین پوش بچھا ہے۔ انہیں صاحب حلوے کی دلدل طے کر کے دریا کے کنارے پہنچے۔ مٹھائی کے کھلونے کا ملاح زعفران کی کشتی کھے رہا تھا۔ ان سے الجھ پڑا۔ ہاتھا پائی میں آنکھ کھل گئی تو کیچڑ میں پڑے تھے۔ منہ چاٹ رہا تھا۔ [illegible] کھیاں منہ پر [illegible] تھیں۔ حضرت کی خیر ہو۔ ہندوستانیوں کے [illegible] بھی بہت مشتبہ ہیں۔ سالہا سال سے فرسٹ رائل کمیشن کی ترتیب کی ضرورت تھی [illegible] معلوم ہوتی ہے [illegible] قبل از وقت انھوں نے سنا نہیں ہیں۔ [illegible] کمیشن۔ صداقت سے ہندوستانیوں کو [illegible]

اگر آپ کو حقہ کا شوق ہے تو جوہر تمباکو کشید کی کارخانہ حافظ مسیتا محمد رفیع [illegible] لکھنؤ سے طلب فرمائیے

دیکھیے۔

«قد صاحب تپیاسے جب دو آنکھیں ہاسے»

قرآن سے دل لگی

بحوالہ بندے ماترم لاہور مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۲۹ء معلوم ہوا کہ ۲۹، ۳۰ دسمبر کو لاہور میں مسلم لیگ کا ایک جلسہ ہوا۔ جلسے کے اغراض کچھ ہونگے۔ ان سے ہمیں واسطہ نہیں ہمارے مطلب کی تو ایک ہی بات ہوئی۔ چودھری افضل حق اور سر محمد اقبال کی جھپٹ میں قرآنی دل لگی کا سلسلہ چھڑ گیا۔ یعنی سر محمد اقبال نے ۱۹۱۲ء کے [illegible] معاوضہ کا ترانہ چھیڑا۔ شاعرانہ موشگافی کے کرتب اور ازم مالیزم کی صنعت کے کھیل کھلائے دکھائے ترانہ کا ترجیعی مصرعہ یہ پڑھا ؎

شاعری جزویست از پیغمبری

چودھری صاحب علم پیغمبری میں خدا نخواستہ [illegible] سے بیٹھے نہیں ہیں انھوں نے فرمایا کہ قرآن شاعروں کی نسبت کیا کہتا ہے؟ سر اقبال نے جواب دیا کہ چودھری صاحب نے ساری آیت نہیں پڑھی۔ حضرت علیؓ اور دیگر رہنمایان اسلام خود شاعر تھے۔ اس نادان کو [illegible] کیا خبر چودھری نے دعویٰ کیا کہ میں نے آیت پڑھی ہے۔ ایک کوئی اور بولا: [illegible] اس صورت کا مطلب ہے۔

یکلخت تھی مزے کی [illegible] نہ تھے۔ انھوں نے [illegible] سمجھ کر [illegible] ورنہ شاعری کے متعلق چند قرآنی نکات اور بھی عوام کو معلوم ہو جاتے۔ سر اقبال سے یہ سوال ہوتا کہ [illegible] شاعری جو پیغمبری کا ایک جزو ہے کس طرح داخل ہو گئی۔ چودھری صاحب سے [illegible] کیا جاتا کہ قرآن نے کن شاعروں کی مذمت کی ہے۔ [illegible] وہی شعرا مراد لیے گئے ہیں جنھوں نے [illegible] پیغمبر کو شاعر مجنون کہتے تھے جنھوں نے دعویٰ کیا تھا کہ ہم قرآن کا جواب دے سکتے ہیں اور [illegible] ابن الزبعری، ابو سفیان، ابو عزہ [illegible] صاحب [illegible] شاعروں [illegible] شعر کی

وہ تو کتاب جو شہرت [illegible] ہے۔ اس نے حسان بن ثابت سے قصیدہ و شعر [illegible] انعام بھی دیئے۔ عربی کا قصیدہ نہیں [illegible] قصیدے ہی مجھے [illegible] ابو طالب شاعر تھے جن کا ایک شعر بہت مشہور ہے ؎

الم تعلموا انا وجدنا محمداً
رسولاً کموسیٰ خط فی اول الکتب

وہ [illegible] قرآۃ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ بلال حبشی نے صورت دیکھتے ہی شعر پڑھا ؎

[illegible]
[illegible]

اس شعر کا ترجمہ بھی کسی شاعر نے کیا ہے ؎

اذا المکارم فی آفاقنا ذکرت
فانما بک فینا یضرب المثل

یعنی جب مکارم اخلاق کا ذکر [illegible] کیا جاتا ہے تو آپ کی ذات ضرب المثل کے طور پر پیش کی جاتی ہے۔ [illegible] چودھری صاحب کو دل لگی [illegible] میں قرآن کی آیت پیش کرتے [illegible] معلوم [illegible] سر اقبال کے شاعر ہونے [illegible] کوشش [illegible] ایسے شاعر کا کام نہیں [illegible] میں ذکر کئے ہیں۔

عذر و شکر

(از جناب [illegible])

عذر [illegible]

[illegible]

جو پیدا دلی اللہ ہو سے ؎
نکلے زیر و نکلے [illegible]
نے قسم [illegible]

خلق شیخ جیسی مرتے دم تک ساتھ دے گی جو کچھ کر گئے اپنے ہی نفس پر۔ حقوق عباد و فرائض عیال داری [illegible] کے خار راہ نہیں گے۔

اس نمبر سے جو ۱۷ دسمبر کی ہے گویا یہ اس سال کا آخری نمبر [illegible] ارادہ ہے کہ کبھی کبھی ہم [illegible] گناہ کا [illegible] بنائیں دیکھیے [illegible] ہے کہ [illegible] گھر میں بھی [illegible]

شکریہ (۱) ان احباب کا جنھوں نے تعزیت کے خطوط لکھے ہمدردی کی۔ شریک غم ہوئے۔

(۲) ان [illegible] کا جنھوں نے [illegible]

(۳) ان [illegible] کا جنھوں نے تقاضا نہیں کیا

(۴) ان بعض [illegible] حضرات کا جنھوں نے [illegible] غلط کیا۔

حضرت معلوم ہوا کہ آپ بھی [illegible]

سال جدید کے پرچے میں

ایک نہایت عمدہ نظم [illegible] کی گفتگو [illegible] شائع ہو گی [illegible]

سال نو کا نمبر بھی تیار ہے۔ فقط منیجر۔

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ تیر بہدف ادویہ

حلوائے مغز کنجشک

اکسیر و ماہی سقنقور است
نسخہ قدیم و مجرب

اعضاء رئیسہ کو طاقت پہونچانے میں و ضعف شدہ معدہ و جگر کو طاقت عظیم پیدا کرتا ہے۔ قوت مردمی کی نایاب ہے جس کی تعریف حد توصیف سے باہر ہے ایک جلیل القدر طبیب کا قول ہے کہ شہرت میں ظاہر کیا گیا ہے اگر ماہی سقنقور کے بعد دنیا میں کوئی دوا ہے تو یہی ممسک ہے منعظ ہے جریان و رقت کے مرض کو دور کرتی ہے

قیمت فی بکس ۲۰ خوراک (للعہ)

ماء اللحم عنبری و آتشہ خاص الخاص

یہ ماء اللحم بہت محنت اور جانفشانی سے تیار کیا گیا ہے یہ وہ نسخہ ہے جس کی بابت ہندوستان میں شہرت ہے پہلے صرف سلاطین و امیروں کے لیے تیار ہوتا تھا اب دواخانہ نے خاص طور پر تیار کیا ہے مگر عوام الناس کو بھی فائدہ پہنچانے کے لیے [illegible] عنبر [illegible] تیار کیا گیا ہے مقوی اعضاء رئیسہ [illegible] سرخ و سفید کرنے والا۔ کمزوری کو دور کرنے والا [illegible] مفید [illegible] مثانہ کو تقویت بخشنے والا ہے قوت مردمی کو بڑھانے والا اور ممسک ہے رقت جریان وغیرہ کو دور کرتا ہے۔

فی بوتل پانچ روپیہ (صہ)
تین بوتل کے خریدار کو ایک گلاس پیالہ مفت

طلائے مسیحی

اعصاب کی تقویت میں بے نظیر ہے گئی ہوئی طاقت کو واپس لاتا ہے جن لوگوں نے اپنے ہاتھ سے اپنی قوت زائل کی ہو یا کسی دوسرے خلاف فطرت افعال کی وجہ سے رگیں خراب ہو گئی ہوں ان کے واسطے حکم اکسیر رکھتا ہے تھوڑے سے عرصہ میں اپنا فائدہ دکھاتا ہے۔ مایوسوں کی امید کو بر لاتا ہے اور عضو کی شکایتوں میں زود اثر دکھاتا ہے اور ایسی طاقت بخشتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔

قیمت فی شیشی آٹھ روپیہ (عہ)

حب یاقوت مقوی و ممسک

طاقت و توانائی پیدا کرنے کی نایاب دوا ہے جس کا مثل و نظیر مشکل ہے قوت مردمی کے ساقط ہونے میں بے نظیر ہے خون کو صاف کرتی ہے [illegible] پیدا کرتی ہے [illegible] رقت جریان کی شکایت کو دور کرتی ہے مایوسوں [illegible] ناامیدوں کی امید کو بر لاتی ہے بوڑھوں کو لطف شباب [illegible] طاقت میں تیزی پیدا کرتی ہے آج تک سیکڑوں نامرادوں [illegible] کے ایسے علاج اس سے کامیاب ہو چکے ہیں اگر باقاعدہ طریقہ پر ایک مدت تک استعمال کی جائے تو قوت امساک میں بھی خاصی افزونی ہو۔

قیمت فی بکس ۲۰ خوراک مع محصول ڈاک
پانچ روپیہ (صہ)

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطبا سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے

فرمائش کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجیے | منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ | فہرست کلاں مفت طلب فرمائیے

نایاب اور بیش بہا تحفہ

[illegible]

قیمت فی شیشی [illegible] مفت
تین شیشی کے خریدار کو محصول معاف

المشتہر
حکیم سید [illegible] نواب [illegible] التشفا [illegible]

لطف حیات

[illegible]

سید قاسم حسین رضوی [illegible] اودھ پنچ لکھنؤ

سچا ہمدم و دلی دوست

جن کی طبیعت [illegible] بدہضمی قبض جریان احتلام اور خون کی خرابی وغیرہ سے زندگی تلخ ہو گئی ہو دل کمزور ہو گیا ہو ایسی حالت میں یہ ہمدم کا کام [illegible] دل کو مضبوط بنا کر دلی دوست [illegible] ثبوت [illegible] ایک دفعہ ضرور تجربہ کریں

قیمت فی ڈبیہ ۵ ڈبیاں چار روپیہ (للعہ)
وید شاستری جامنگر کاٹھیاوار
ایجنٹ اندر چند اینڈ کو چوک لکھنؤ

[illegible]

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو | کھانسی ہیضہ اور پیٹ کے درد وغیرہ [illegible] خوش ذائقہ دوائی جو صرف پانی میں چند قطرے ڈال کر دینے سے فوراً [illegible] اثر کرتے ہیں۔ قیمت [illegible] میں سب جگہ بکتا ہے۔

دو رنگ کیسری ملم | [illegible] و نایاب دوا قیمت [illegible]

بال [illegible] | [illegible] قیمت [illegible]

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی و پنجاب | بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ اندر چند [illegible]
[illegible]

[illegible] احمد خان [illegible]
کتب خانہ سرکار [illegible]
ریاست رامپور
۹۰

اودھ پنچ لکھنؤ
[illegible]

ماهری جزو بیت از پیغمبری
[illegible]
[illegible] قیمت علاوہ محصول ......
المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

غذاے روحانی

معدن النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا مین گرہ لگائی

ایک گراموفون کی طرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ اون گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھاتی ہے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اوّل کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

سیاحت ظریف
یعنی
منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی
کا
منظوم سفرنامہ عراق
[illegible]
[illegible] قیمت فی جلد
[illegible]
المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

حرز [illegible]
[illegible]
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد و ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

استاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار ہین صدہا [illegible] دھرپد اور ہوریان اس کتاب مین انکے نقل کی گئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہین تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جبکہ نہایت وضاحت سے ابتداے کتاب مین لکھ دیے گئے اُسی طرح کی گائکی کو برت سکتے ہین جیسے کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم [illegible] سے کام نکال سکتے ہین۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ ناز بھی آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا تمام ہندوستان کے استادون کا سرمایۂ ناز اس مین موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ

حصہ اول کی [illegible] فی جلد محصول الگ [illegible]

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

لطف جینے کا استعمال کیجئے جو قوت مین نایاب [illegible] محصول [illegible] سید قاسم حسین [illegible] اودھ پنچ